Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت ۳۰ پیسے

جلد ۳۰/۶۵ | ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ ۰ ۲۹ احسان ۱۳۵۵ہش ۰ ۲۹ جون ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۴۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت و امان میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۸ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :-

بے چینی پھر بہت زیادہ ہوگئی ہے اور ضعف بھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

محترمہ شیریں نور احمد تالپور صاحبہ آف حیدر آباد (سندھ) نے اپنے بچے شاہد فرید احمد تالپور کی سالگرہ کی خوشی میں یکصد روپیہ برائے علاج نادار مریضاں بھجوائے ہیں وہ احباب جماعت سے درخواستِ دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے سب بچوں کو صحت و عافیت والی زندگیاں عطاء فرمائے۔ دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور وہ ماں باپ کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں۔ آمین

مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر
فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

محترم مولانا ابو العطاء صاحب کوئٹہ سے مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے خون کا ٹیسٹ ہوا ہے جس سے معلوم ہوا ہے کہ ابھی شوگر کی زیادتی ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

میری بہو عزیزہ امۃ الحنان بنت خواجہ محمد شریف صاحب کئی دن سے سخت بیمار ہے سول ہسپتال لائلپور میں داخل کیا گیا ہے۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔

(قمر الدین مولوی فاضل دار الصدر شرقی ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر ایمان کو رسولوں پر ایمان لانے سے وابستہ کر دیا ہے

توحیدِ حقیقی کا وجود نبی ہی کے ذریعے دنیا میں ظاہر ہوتا ہے

"خدا نے اپنی ذات پر ایمان لانا رسولوں پر ایمان لانے سے وابستہ کیا ہے۔ اس میں راز یہ ہے کہ انسان میں توحید قبول کرنے کی استعداد اس آگ کی طرح رکھی گئی ہے جو پتھر میں مخفی ہوتی ہے۔ اور رسول کا وجود چقماق کی طرح ہے جو اس پتھر پر ضرب توجہ لگا کر اس آگ کو باہر نکالتا ہے۔ پس ہرگز ممکن نہیں کہ بغیر رسول کی چقماق کے توحید کی آگ کسی دل میں پیدا ہو سکے۔ توحید کو صرف رسول پیش کرتا ہے اور اسی کی معرفت یہ حاصل ہوتی ہے۔ خدا مخفی ہے اور وہ اپنا چہرہ رسول کے ذریعہ دکھلاتا ہے۔"

"بعض نادانوں کو جو یہ وہم گزرتا ہے کہ گویا نجات کے لئے صرف توحید کافی ہے نبی پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں۔ گویا وہ روح کو جسم سے علیحدہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ وہم سراسر دل کی کوری پر مبنی ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ جبکہ توحیدِ حقیقی کا وجود ہی نبی کے ذریعہ سے ظاہر ہوتا ہے اور بغیر اس کے ممتنع اور محال ہے تو وہ بغیر نبی پر ایمان لانے کے میسر کیونکر آ سکتی ہے۔ اور اگر نبی کو جو جڑ توحید کی ہے ایمان لانے میں علیحدہ کر دیا جائے تو توحید کیونکر قائم رہے گی؟ .... توحید کا سرچشمہ اور توحید کا مظہرِ اتم صرف نبی ہی ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ سے خدا کا مخفی چہرہ نظر آتا ہے اور پتہ لگتا ہے کہ خدا ہے۔ ..... خدا تعالیٰ بوجہ استغناء ذاتی کے بے نیاز ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَاللّٰہُ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ اور وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ یعنی خدا تو تمام دنیا سے بے نیاز ہے اور جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں اور ہماری طلب میں کوشش کو انتہا تک پہنچا دیتے ہیں انہیں کے لئے ہمارا یہ قانونِ قدرت ہے کہ ہم ان کو اپنی راہ دکھلا دیا کرتے ہیں۔ سو خدا کی راہ میں سب سے اوّل قربانی دینے والے نبی ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۳ تا ۱۱۵)

پبلشر :- مسعود احمد ٭ پرنٹر :- سید عبد الحی ٭ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت :- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ احسان ۱۳۵۵ھش
۲۸ جون ۱۹۷۶ء

طلبِ امداد کا اصل اور حقیقی راز

اللہ تعالیٰ کا جو مامور بھی دنیا میں اصلاحِ خلق کی غرض سے مبعوث ہوتا ہے وہ ابتداء میں اکیلا ہی ہوتا ہے۔ کوئی اور فرد اُس کے ساتھ نہیں ہوتا۔ اسی لئے لوگوں کو راہِ راست پر لانے اور حق کو دُنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری تنہا اُس کے کندھوں پہ ہوتی ہے۔ وہ اپنی اس ذمہ داری کی ادائیگی میں اپنے بھیجنے والے کے سواء ہرگز کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ اُسی کو وہ اپنا کارساز یقین کرتا ہے اور اسی پر اُسے کامل بھروسہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے فضل سے غلبۂ حق کے مقصد میں اُسے ضرور کامیاب کرے گا خواہ کوئی ایک فرد بھی اُس کا ساتھ دینے پر آمادہ نہ ہو۔ بجز خدا کے سہارے اور اُس کی مدد کے اُسے بھروسے سے کسی اَور کے سہارے یا مدد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ ہر قسم کے مادی یا ظاہری سہارے اور امداد و اعانت سے یکسر بے نیاز ہوتا ہے۔ اُس کی ایک ہی پکار ہوتی ہے اور وہ بار بار اس امر کا اعلان کرتا ہے:۔

حَسْبِیَ اللّٰہُ ۖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ؕ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ (التوبہ آیت ۱۲۹)

ترجمہ:۔ اللہ میرے لئے کافی ہے۔ اُس کے سواء کوئی معبود نہیں۔ مَیں اُسی پہ توکّل کرتا ہوں۔ اور وہ عرشِ عظیم کا ربّ ہے۔

صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کو کارساز سمجھنے، اُسی پہ توکّل رکھنے اور اُسی پہ بھروسہ کرنے اور غیر اللہ کے ہر سہارے سے بکلّی بے نیاز ہونے کے باوجود یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایک وقت آتا ہے کہ مامورینِ الٰہی خدائی حکم کے ماتحت لوگوں کو اعلائے کلمۃ الحق کے کام میں حصہ لینے اور ہاتھ بٹانے کے لئے بُلاتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو تحریک کی تھی کہ وہ آگے آئیں اور خدا کے دین کو پھیلانے کے کام میں ان کے مددگار بنیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کی اس تحریک اور پکار کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْھُمُ الْکُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ ۚ وَاشْھَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ (آل عمران آیت ۵۳)

ترجمہ:۔ پھر جب عیسیٰ نے لوگوں کی طرف سے انکار دیکھا تو کہا کہ اللہ کے لئے کون لوگ میرے مددگار بنتے ہیں۔ حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ کے (دین کے) مددگار ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور تُو گواہ رہ کہ ہم فرمانبردار ہیں۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب مامورینِ الٰہی کو غیر اللہ کے سہارے اور امداد کی ضرورت ہی نہیں ہوتی اور وہ اس سے یکسر بے نیاز ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ اُنہیں دُوسروں کو امداد کے لئے بُلانے کا کیوں حکم دیتا ہے اور اُنہیں دوسروں کی امداد اور تعاون کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟ بعض لوگوں نے اپنی ناسمجھی کے باعث اس پر اعتراض بھی کیا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ مامورینِ الٰہی دُوسروں کی امداد و اعانت سے یکسر بے نیاز ہوتے ہیں۔ اُنہیں کوئی حاجت نہیں ہوتی کہ غلبۂ حق کی مہم میں دوسروں کو ہاتھ بٹانے کے لئے بلائیں۔ وہ اگر دُوسروں کو امداد کے لئے بُلاتے ہیں تو محض اس لئے کہ وہ نصرتِ الٰہی کے نزول کا زمانہ ہوتا ہے اور نصرتِ الٰہی کے بل پہ غلبۂ حق کی مہم میں وہ اکیلے اور تن تنہا کامیاب ہو بھی سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اکیلے اُس کے مامور ہی نہیں بلکہ دُوسرے نیک اور سعید الفطرت بندے بھی اُس کی نصرت کے مورد بنیں اور اُس کی جناب سے بے انداز اجر و ثواب کے مستحق قرار پائیں اس لئے وہ اپنے دیگر نیک بندوں پر رجوع برحمت ہونے کی خاطر اپنے ماموروں کو حکم دیتا ہے کہ وہ انہیں غلبۂ حق کی آسمانی مہم میں شرکت کیلئے بُلائیں تا وہ بھی اُن کے ساتھ نصرتِ الٰہی کے مورد بن کر اجر و ثواب میں حصہ دار بن سکیں۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے دین کی مدد کو اپنی مدد قرار دیکر واضح فرمایا ہے کہ مَیں تمہیں مدد کے لئے اس واسطے نہیں بُلا رہا کہ مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے بلکہ اس لئے بُلوا رہا ہوں تاکہ خود تمہیں اپنی نصرت کا مورد بناؤں کیونکہ تم میری مدد کے محتاج ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بندوں کو مدد کے لئے بُلانے کی اصل غرض بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ ۝ (محمد آیت ۸)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو مضبوط کرے گا۔

اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ کامل متوکل ہونے اور خدا تعالیٰ ہی کو حقیقی مددگار اور کارساز یقین کرنے کے باوجود مامورینِ الٰہی لوگوں کو دین کی نصرت کیلئے کیوں بُلاتے ہیں فرمایا ہے:۔

"اصل بات یہی ہے کہ حقیقی معاون و ناصر وہی پاک ذات ہے جسکی شان نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ہے۔ دُنیا کی مددیں ان لوگوں (مامورینِ الٰہی) کے سامنے کالمیّت ہوتی ہیں اور ایک مُردہ کیڑے کے برابر بھی حقیقت نہیں رکھتیں لیکن دُنیا کو دُعا کا موٹا طریق بتلانے کے لئے وہ یہ راہ بھی اختیار کرتے ہیں۔ حقیقت میں وہ اپنے کاروبار کا متولّی خدا تعالیٰ ہی کو جانتے ہیں۔ اور یہ بات بالکل سچ ہے کہ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ۔ اللہ تعالیٰ ان کو مامور کر دیتا ہے کہ وہ اپنے کاروبار کو دُوسروں کے ذریعہ سے ظاہر کریں۔ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختلف مقامات پر مدد کا وعظ کرتے تھے۔ اسلئے کہ وقت نصرتِ الٰہی کا تھا اس کو تلاش کرتے تھے کہ وہ کس کے شاملِ حال ہوتی ہے۔ یہ ایک بڑی غور طلب بات ہے۔ دراصل مامور من اللہ لوگوں سے مدد نہیں مانگتا بلکہ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ کہہ کر وہ اُس نصرت کا استقبال کرنا چاہتا ہے اور ایک فرطِ شوق سے بیقرار دل کی طرح اسکی تلاش میں رہتا ہے۔ نادان اور کوتہ اندیش لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ لوگوں سے مدد مانگتا ہے۔ بلکہ اس طرح اس شان (شانِ ماموریت) میں وہ کسی دل کیلئے جو اُس نصرت کا موجب ہوتا ہے ایک برکت اور رحمت کا موجب ہو جاتا ہے۔ پس مامور من اللہ کی طلب امداد کا اصل سِرّ اور راز یہی ہے جو قیامت تک اسی طرح پر رہے گا۔ اشاعتِ دین میں مامور من اللہ دوسروں سے مدد چاہتے ہیں مگر کیوں؟ اپنے ادائے فرض کیلئے کہ دلوں میں خدا تعالیٰ کی عظمت پیدا کریں۔ ورنہ یہ (غیر اللہ کو متولّی قرار دینا) ایک ایسی بات ہے کہ قریب بکفر پہنچ جاتی ہے اور نفوس قدسیہ سے ایسا امکان محال مطلق ہے۔ مَیں نے ابھی کہا ہے کہ توحید تب ہی پُوری ہوتی ہے کہ کُل مُرادوں کا معطی اور تمام امراض کا چارہ اور مدار وہی ذاتِ واحد ہو۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے معنی یہی ہیں۔" (الحکم ۱۲ اپریل ۱۸۹۸ء بحوالہ ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۶۹، ۱۷۰)

قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ مامورینِ الٰہی کا اصل متولّی اور کارساز خدا تعالیٰ کی ذات ہوتی ہے اور وہ دوسروں کی امداد سے یکسر بے نیاز ہوتے ہیں اور انہیں قطعاً اس امر کی حاجت نہیں ہوتی کہ دُوسرے لوگ اعلاء کلمۃ الحق کے کام میں اُن کا ہاتھ بٹائیں، وہ اگر خدائی حکم کے ماتحت مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ کی ندا بلند کرتے ہیں تو محض اس لئے کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کا نعرہ بلند کر کے خدمتِ دین کی نیت سے آگے آنے والے بھی نصرتِ الٰہی کے مورد بن کر اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں افضال و انعامات کے مستحق قرار پائیں اور اس طرح ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی عظمت بیٹھے اور وہ اُس کی غیر محدود صفات اور طاقتوں پر زندہ اور حقیقی ایمان سے مالا مال ہوں۔ پس مامورینِ الٰہی کا طلبِ امداد کے لئے لوگوں کو بُلانا ان پر ایک عظیم احسان ہوتا ہے اور غرض اس سے یہ ہوتی ہے کہ وہ بھی نصرتِ الٰہی کے مورد بنیں۔ ورنہ ان کا متولّی اور کارساز خدا تعالیٰ ہوتا ہے اور اُس کی بارش کی طرح نازل ہونے والی نصرت ان کے لئے کافی ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاحکام تحت انوار القرآن

آداب المعاشرہ

مکرم ملک سیف الرحمان صاحب فاضل ربوہ

(۵)

۲- حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔

(مائدہ ع ۱)

مردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام بلند کیا گیا اور گلا گھٹنے سے مرا ہوا یا کسی کند آلے کی چوٹ سے مرا ہوا اور بلندی سے گر کر مرا ہوا۔ اور سینگ لگنے سے مرا ہوا جانور اور جسے کسی درندہ نے کھا لیا ہو سوائے اس کے جسے مرنے سے پہلے تم نے ذبح کر لیا ہو اور جس جانور کو کسی بُت کے تھان پر ذبح کیا گیا ہو یہ سب کچھ تم پر حرام کیا گیا ہے اور تیروں کے ذریعہ حصہ معلوم کرنا بھی نافرمانی میں داخل ہے جو لوگ کافر ہیں وہ آج تمہارے دین کو نقصان پہنچانے سے نا امید ہو گئے ہیں اس لئے تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔

آج میں نے تمہارے فائدہ کے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنے احسان کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے لیکن جو شخص بھوک کی حالت میں مجبور ہو جائے اور وہ گناہ کی طرف جھکنے والا نہ ہو وہ اگر ان حرام چیزوں میں سے کچھ کھا لے تو یاد رکھو کہ اللہ یقیناً مجبوری کی غلطیوں کو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ان کے علاوہ کتے، درندے، شیر، چیتے، بھیڑیے، گیدڑ، لومڑ وغیرہ کا گوشت بھی غیر طیب اور ناقابل استعمال ہے۔

حرام اور غیر طیب یا مکروہ میں یہ فرق ہے کہ مثلاً اگر کوئی لاچار ہو تو اپنی جان بچانے کے لئے وہ سؤر کا گوشت کھا سکتا ہے۔ لیکن اگر کتے کا گوشت بھی میسر ہو تو پھر سؤر کی بجائے کتے کا گوشت کھانے کی ہدایت ہے۔ کیونکہ سؤر کی حرمت قطعی اور نص قرآنی سے ثابت ہے لیکن کتے کی حرمت ظنی اور خبر احاد سے ثابت ہوئی ہے۔ غیر طیبات کے کئی مدارج ہیں جنہیں مکروہ تحریمی اور مکروہ تنزیہی کی فقہی اصطلاحوں سے واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

کھانا اچھا اور لذیذ پکا ہوا ہونا چاہیئے۔ جیسے صاف ستھرے برتن میں کھانے کی ہدایت ہے۔ لیکن وہ برتن سونے یا چاندی کا نہ ہو۔ کھانا شروع کرنے سے پہلے ہاتھ دھوئے سلیقہ سے بیٹھے لیٹ کر نہ کھائے بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرے۔ دائیں ہاتھ سے کھائے۔ وقار سے کھائے۔ اپنے سامنے سے کھائے۔ اگر کھانے میں کوئی شریک ہو تو ان کا بھی لحاظ رکھے۔ اپنی پلیٹ میں اتنا ہی ڈالے جو سے کفایت کرے پلیٹ میں بچا نہ رہے پلیٹ صاف کرے۔ کھانے میں اس طرح عیب نہ نکالے کہ حرص کی بو آئے۔

ہر مسلمان مہمان نوازی کے وصف سے متصف ہو۔ اسلام نے مہمان نوازی کو شرف انسانی کا حصہ قرار دیا ہے۔ مہمان کے سامنے حسب استطاعت اور تکلف سے پاک اچھا پکا کر پیش کرے مہمان کو بھی چاہیئے کہ وہ میزبان کے لئے کسی تنگی اور اکتاہٹ کا باعث نہ بنے۔ کبھی کبھی دوست احباب کی دعوت بھی کرے شادی کے موقع پر دعوت ولیمہ واجب ہے اور یہ دعوت قبول کرنا بھی ضروری ہے۔ عقیقہ کے موقع پر دعوت کا اہتمام کرنا بھی مسنون ہے۔ تاہم بیجا اسراف اور ہر قسم کے نمائش سے بچے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صفت مہمان نوازی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ۔ فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ۔

(ذاریات ۲۵ تا ۲۷)

کیا تیرے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے جب وہ اس کے پاس آئے تو انہوں نے کہا ہم تجھے سلام کہتے ہیں اس نے کہا میں بھی دعا کرتا ہوں کہ تمہارے لئے خدا کی طرف سے دائمی سلامتی ہو اور دل میں کہا کہ یہ لوگ اجنبی معلوم ہوتے ہیں پھر وہ چپکے سے اپنے گھر والوں کی طرف چلا گیا اور ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آیا اور اسے ان کے سامنے رکھ دیا۔ پھر کہا کیا آپ کچھ تناول نہیں فرمائیں گے۔

کھانے پینے کے اصول کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ۔

(اعراف ع ۳)

یعنی اچھا کھاؤ اچھا پیو لیکن اسراف یعنی بے اعتدالی سے کام نہ لو۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلَى أَوَّلِهٖ وَآخِرِهٖ۔

(ابوداؤد ۲/۱۷۲، ترمذی ۲/۹)

(باب التسمیۃ علی الطعام)

یعنی جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے تو بسم اللہ پڑھے اگر شروع میں بھول جائے تو درمیان میں یا آخر میں جب یاد آئے تو بسم اللہ پڑھے۔

۲- لَا يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبْ بِشِمَالِهٖ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ

(ابوداؤد باب الاکل بالیمین ۲/۱۷۲)

(ترمذی ۲/۶)

تم میں سے کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کھائے کیونکہ بائیں ہاتھ سے کھانا شیطانی فعل ہے۔

۳- اَلْبَرَكَةُ تَنْزِلُ فِي وَسْطِ الطَّعَامِ فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسْطِهٖ

(ترمذی ۲/۲ مجتبائی)

کتاب الاطعمۃ باب کراھیۃ الاکل من وسط الطعام

(و ابن ماجہ)

برکت کھانے کے وسط میں نازل ہوتی ہے کنارے سے شروع کرنا چاہیئے کہ یہ صبر اور قناعت کی علامت ہے

۴- عَنْ عُمْرَانَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ۔

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب التسمیۃ علی الطعام الخ ۲/۸۰۲)

عمران بن ابی سلمہ آنحضرت صلعم کے گھر پلنے والے بچے تھے (لڑکے تھے) کھانے میں کبھی تیزی دکھاتا کبھی بوٹی یا سبزی کی تلاش میں میرا ہاتھ بھٹکتا اور ادھر ادھر خوب چلتا میری اس بے صبری کو دیکھ کر حضور نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا۔ اے لڑکے بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرو دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اپنے سامنے سے کھاؤ۔

کھانے سے فارغ ہونے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا
وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ۔

(ابوداؤد ۲/۱۸۲ کتاب الاطعمۃ)

سب تعریفیں اس ذات پاک کی ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا

ذبح کے مسائل

قابل استعمال گوشت وہی ہے جو ذبح کے ذریعہ حاصل ہو۔ ذبح کے معنے یہ ہیں کہ کوئی مسلمان اللہ کا نام لے کر یعنی بسم اللہ اکبر کہتے ہوئے جانور کی گردن کے نیچے کے حصہ پر تیز چھری یا کوئی اور تیز دھار آلہ پھیر کر اس کی دونوں شاہ رگیں کاٹ دے اور خون اچھی طرح بہے۔ اونٹ کے لئے نحر کا طریق بھی مسنون ہے یعنی کھڑے اونٹ کی شاہ رگ میں نیزہ مارا جائے جس سے خون کا فوارہ نکل پھوٹے اور اونٹ گر جائے۔ یہ اصل حلال اور طیب گوشت ہے تاہم اگر کوئی غیر مسلم اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر مذکورہ بالا طریق سے جانور ذبح کرے یا نحر کرے تو بوقت ضرورت اس گوشت کا استعمال بھی جائز ہے۔ گو ترجیح پہلی صورت کو ہے۔ اگر ان دو قسموں کا گوشت آسانی سے نہ مل سکے بلکہ ایسا گوشت ملے جسے غیر مسلم نے اللہ کا نام لے بغیر ذبح کیا ہو اور کوئی مسلمان چاہے کہ وہ ایسا گوشت استعمال کرے تو استعمال سے پہلے بسم اللہ پڑھے اللہ تعالیٰ کا نام لے تو یہ گوشت بھی بامر ضرورت جائز ہے۔ ایسے جانور کا گوشت استعمال کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں جسے ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے نام کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ ان اسلامی ہدایات کی تفصیل مندرجہ ذیل نصوص سے ظاہر ہے۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا
مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ
مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا
مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ

(انعام آیت ۱۲۰)

اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے باوجود اس کے نہیں کھاتے کہ اس (یعنی اللہ) نے تمہارے سامنے سب کچھ کھول کر بیان کر دیا ہے جو اس نے تمہارے لئے حرام کیا ہے سوائے اس کے کہ تم مجبور ہو جاؤ۔

۲۔ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ
يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ
وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ
لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى
اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ
وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ
اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ

(انعام ۱۲۲)

اور تم اس میں سے جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا نہ کھاؤ اور یہ فعل یقیناً نافرمانی ہے اور شیطان یقیناً اپنے دوستوں کے دل میں ایسے خیال ڈالتے رہتے ہیں تا کہ وہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم ان کی فرمانبرداری کرو گے تو یقیناً تم مشرک ہو جاؤ گے۔

اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ
فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا
ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَ
وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ
وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ۔

(ابن ماجہ کتاب ابواب الذبائح
باب اذا ذبحتم فاحسنوا الذبح ص ۲۲۹
(نیل ۸/۱۴۲)

اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے اچھے سلوک کا حکم دیا ہے اگر تم کسی کو جائز وجہ اور قانونی تقاضہ کے مطابق قتل کرنے لگے ہو تو بھی عمدہ طرز عمل اختیار کرو جس میں سنگدلی اور وحشی پن نہ ہو۔ اگر تم کسی جانور کو ذبح کرنے لگو تو بھی نرم دلی اور عمدہ طریق اختیار کرو۔ چھری کی دھار تیز ہو وہ جلد گلے کو کاٹ دے اور جانور کو زیادہ تکلیف نہ پہنچے اور جلد بلکہ جلد سانس ختم ہو۔

۳۔ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا
وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ
اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْا
مَا لَمْ يَكُنْ سِنًّا اَوْ ظُفْرًا
وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ
اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا
الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ

(ابن ماجہ کتاب الذبائح
باب ما یذکی بہ ص ۲۲۹ ۔ نیل ۸/۱۴۱)

رافع بن خدیج بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک بار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمیں بعض اوقات دشمن کے علاقہ میں جانا پڑتا ہے وہاں ہمارے پاس چھری نہیں ہوتی جانور کیسے ذبح کریں۔ حضور نے فرمایا جس کسی تیز دھار سے خون بہ نکلے اور ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے تو اس جانور کا گوشت تم کھا سکتے ہو۔ بشرطیکہ وہ تیز چیز دانت اور ناخن نہ ہو۔ دانت ہڈی ہے اور ناخن سے حبشہ کے وحشی ذبح کرتے ہیں

۴۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ
بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدَيْلَ
بْنَ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيَّ
عَلٰى جَمَلٍ اَوْرَقَ يَصِيْحُ
فِيْ فِجَاجِ مِنًى اَلَا اِنَّ
الذَّكَاةَ فِي الْحَلْقِ
وَاللَّبَّةِ وَلَا تَعْجَلُوا
الْاَنْفُسَ اَنْ تَزْهَقَ
وَاَيَّامُ مِنًى اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ
وَبِعَالٍ۔

(دار قطنی نیل الاوطار ۸/۱۴۱)

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بدیل بن ورقاء خزاعی کو اونٹ پر سوار کر کے منیٰ کی گھاٹیوں میں بھیجا کہ جا کر اعلان کرو کہ ذبح کرنے کا طریق یہ ہے کہ گلا اور لبہ کٹ جائے اور سانس ختم ہونے سے پہلے اس کی چیر پھاڑ نہ کرو نیز یہ کہ منیٰ کے دن یعنی دسویں، گیارھویں اور بارھویں ذی الحجہ کھانے کے دن ہیں۔

۵۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ
قَوْمًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنَّ قَوْمًا يَاْتُوْنَنَا
بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِيْ اَذُكِرَ
اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
اَمْ لَا؟ فَقَالَ سَمُّوْا
عَلَيْهِ اَنْتُمْ وَكُلُوْا
قَالَ وَكَانُوْا حَدِيْثِيْ
عَهْدٍ بِالْكُفْرِ۔

(بخاری ۲/۸۲۸ ابن ماجہ ابواب الذبائح
نیل ۸/۱۳۹ ۔ باب التسمیۃ عند الذبح
ص ۲۲۹)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ دیہاتی لوگ شہر میں گوشت لے آتے ہیں۔ انہیں مسائل کا علم نہیں نہ معلوم ذبح کرتے وقت وہ بسم اللہ پڑھتے ہیں یا نہیں۔ ایسے گوشت کے بارہ میں کیا حکم ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم خود کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کرو راوی کہتا ہے کہ یہ باہر کے دیہاتی لوگ نئے نئے کفر سے نکلے تھے اور ابھی دینی مسائل کا ان کو پورا پورا علم نہ تھا۔

عَنْ اِبْنِ كَعْبِ بْنِ
مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ
كَانَتْ لَهُمْ غَنَمٌ
تَرْعٰى بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ
جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ
مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا
فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا
بِهٖ فَقَالَ لَهُمْ لَا
تَاْكُلُوْا حَتّٰى اَسْاَلَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَوْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ
مَنْ يَسْاَلُهٗ عَنْ
ذٰلِكَ وَاَنَّهٗ سَاَلَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ اَوْ اَرْسَلَ
اِلَيْهِ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا

(رواہ ۔ بخاری کتاب الذبائح
باب ذبیحۃ الامۃ والمرأۃ

کعب بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ان کی بکریاں سلع پہاڑ پر ایک لڑکی چرایا کرتی تھی اس لڑکی نے دیکھا کہ ایک بکری مرنے والی ہے (شاید بھیڑیا اسے زخمی کر گیا تھا) اس لڑکی نے ایک پتھر توڑا اور اس کی دھار سے اس بکری کو ذبح کر دیا میں نے کہا جب تک میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مسئلہ نہ پوچھ لوں اس کا گوشت نہ کھانا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام سے مسئلہ پوچھا گیا۔ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعائیہ فہرست معطی اصحاب تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ

(قسط ۱)

مندرجہ ذیل اصحاب نے تین سو یا تین سو سے زائد روپے تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ مرکزیہ میں ادا کئے ہیں۔ جزاھم اللہ۔ اگر کسی دوست کا نام رہ گیا ہو تو دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو اطلاع دیں۔ احباب سے گزارش ہے کہ وہ تسلی کر لیں کہ ان کے نام درست ہیں اور ادا شدہ رقم بھی صحیح ہے۔ عنقریب ان احباب کے اسماء گرامی گیسٹ ہاؤس کی عمارت میں مناسب جگہ پر کندہ کرائے جائیں گے۔ دیگر احباب سے بھی گزارش ہے کہ وہ بھی اس کارِ خیر میں حصہ لے کر اپنے نام یادگار تختی پر کندہ کرائیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضلع لاہور

۱۔ محترم ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی ناظم انصار اللہ ضلع لاہور		۳۵۲۰/-
۲۔ " چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ اسلامیہ پارک لاہور		۵۲۰/-
۳۔ " ملک عبد الحمید صاحب ستکوہی کرشن نگر	"	۳۰۰/-
۴۔ " عبد العزیز صاحب بھٹی سمن آباد	"	۱۸۰۰/-
۵ " جلال الدین صاحب ابن میاں سعد محمد صاحب صحابی کرشن نگر	"	۳۰۰/-
۶۔ " شیخ بشیر احمد صاحب سمن آباد	"	۳۰۰/-
۷۔ " چوہدری عبد الحمید صاحب چیف انجینئر ریٹائرڈ ماڈل ٹاؤن	"	۳۰۰/-
۸۔ " محمد اسحاق صاحب (سابق امیر جماعتہائے احمدیہ میانوالی مظفر گڑھ) منتظم عمومی مجلس اسلامیہ پارک	"	۳۰۰/-
۹۔ " چوہدری الطاف حسین صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کرشن نگر	"	۳۰۰/-
۱۰۔ " ایس۔ بی یزدانی صاحب کینال پارک	"	۳۰۰/-
۱۱۔ " ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب کینال پارک	"	۳۰۰/-
۱۲۔ " چوہدری بشیر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن	"	۳۰۰/-
۱۳۔ " شیخ فضل احمد صاحب سمن آباد	"	۳۰۰/-
۱۴۔ " ملک مبارک احمد صاحب ماڈل ٹاؤن	"	۳۰۰/-
۱۵۔ " چوہدری بشیر احمد صاحب پرانی انارکلی	"	۳۰۰/-
۱۶۔ " ڈاکٹر مبارک احمد صاحب شالامار ٹاؤن	"	۳۰۰/-
۱۷۔ " چوہدری عابد علی صاحب مبر پرانی انارکلی	"	۳۰۰/-
۱۸۔ " ایم سعید داد صاحب ماڈل ٹاؤن	"	۳۰۰/-
۱۹۔ " عبد الحکیم صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ مغلپورہ	"	۳۰۰/-
۲۰۔ " بشیر احمد صاحب باجوہ شالامار ٹاؤن	"	۳۰۰/-
۲۱۔ " میجر غلام احمد صاحب ماڈل ٹاؤن	"	۳۰۰/-
۲۲۔ " ملک عبد الحمید صاحب سنت نگر	"	۳۰۰/-
۲۳۔ " چوہدری غلام رسول صاحب حلقہ مغلپورہ	"	۳۰۰/-
۲۴۔ " خورشید حسین صاحب کینال پارک	"	۳۰۰/-
۲۵ " ماسٹر چوہدری غلام رسول صاحب	"	۳۰۰/-
۲۶ " قریشی محمود احمد صاحب معتبر سابق زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ اسلامیہ پارک	"	۳۰۰/-
۲۷۔ " آغا عبد اللطیف صاحب کمپونڈر نیو مسلم ٹاؤن	"	۳۰۰/-
۲۸۔ " چوہدری اعظم علی صاحب حلقہ پرانی انارکلی	"	۳۰۰/-
۲۹۔ " خواجہ محمد شریف صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ دہلی گیٹ	"	۳۰۰/-
۳۰۔ " چوہدری نور احمد صاحب مرکزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	"	۳۰۰/-
۳۱ " قریشی ریاض احمد صاحب ۲۲ مسلم ٹاؤن	"	۳۰۰/-
۳۲۔ " چوہدری محمد عبد اللہ صاحب ہال روڈ	"	۵۰۰/-
۳۳۔ محترمہ نور صفیہ صاحبہ اہلیہ مبارک احمد صاحب	"	۳۰۰/-
۳۴۔ محترم ڈاکٹر احسان علی صاحب مرحوم میکلوڈ روڈ	"	۳۰۰/-
۳۵۔ " حافظ عبد الکریم صاحب فضل ہال روڈ	"	۳۰۰/-

محترم اے۔ آر۔ ملک صاحب ۶ پلومر ہال روڈ	لاہور	۳۰۰/-
" حکیم محمد عبد اللہ صاحب شالیمار	"	۳۰۰/-
" میاں محمد اصغر صاحب ممبر مرچنٹ راوی روڈ	"	۳۰۰/-

جماعتِ احمدیہ اسلام آباد کے معاونین خصوصی تحریکِ جدید

۱۔ مکرم مبارک احمد صاحب پراچہ	اسلام آباد	۱۰۰۰/- روپے
۲۔ " عبد الکریم صاحب لودھی	"	۱۰۰۰/- "
۳۔ " چوہدری داؤد احمد صاحب و چوہدری بشارت احمد صاحب	"	۱۰۰۰/- "
۴۔ " شیخ عبد اللطیف خان صاحب	"	۵۲۰۰/- "
۵۔ " " سیرت علی صاحب	"	۱۰۰۰/- "
۶۔ " سید سہیل احمد صاحب	"	۱۲۴۸/- "
۷۔ " ٹھیکیدار محمد الدین صاحب	"	۱۲۲۰/- "
۸۔ محترمہ مس محمودہ بیگم صاحبہ	"	۱۰۰۶/- "

جملہ مخلصین کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان دار القضاء

مکرم شریف احمد صاحب مکان ۲۹/۶ محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم حافظ مبارک احمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۲۹/۶ واقع محلہ دار الرحمت شرقی حافظ مبارک احمد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔

استدعا ہے کہ قطعہ مذکورہ بالا میری والدہ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثائِ مرحوم کو اس منتقلی پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

دُعائے مغفرت

میرے نانا جان محترم چوہدری کھیون صاحب آف چک ۸۴ ج۔ ب سر شمیر روڈ ضلع لائل پور سابقہ سکنہ چمبیاں ضلع ہوشیار پور مورخہ ۳ ؍ جون ۱۹۷۶ء کو ۸ بجے صبح وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُون۔

مرحوم موصی ہونے کے علاوہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہونے کا بھی شرف حاصل کیا۔ آپ کا جنازہ اسی دن ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بعد نماز مغرب نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین (بشیر احمد طاہر چک ۸۴ ج۔ ب)

شکریۂ احباب اور درخواستِ دُعا

میرے بھائی شیخ امیر علی صاحب مورخہ ۲۱؍ اپریل ۱۹۷۶ء کو نیشنل ہسپتال لائل پور میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُون۔ بہت سے بہن بھائیوں نے گھر پر تشریف لا کر تعزیت فرما کر ہمارے صدمہ کو ہلکا کیا۔ اس کے علاوہ بہت سے بہن بھائیوں، دوستوں اور رشتہ داروں کی طرف سے خطوط موصول ہو رہے ہیں لہذا اخبار الفضل کے ذریعہ میں اپنے تمام محسنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہماری ڈھارس بندھائی۔ دلی دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان سب کو اجرِ عظیم بخشے۔ آمین

(شیخ سبحان علی صدر جماعت احمدیہ چک ۱۶/۱۴ ج۔ ب سوڈھی ڈاکخانہ مہدی آباد منڈی لالیہ براستہ گوجرہ)

قائدین کرام مرکزی امتحانات کے حل شدہ پرچے جلد از جلد روانہ فرما دیں۔ مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

پہلی صدی ہجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

ابوجعفر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

حضرت امام زین العابدین کے فرزند رشید اور دوازدہ ائمہ میں سے امام خامس حضرت ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام (ولادت ۵۷ھ/۶۷۶ء وفات ۱۱۴ھ/۷۳۳ء) نے مہدی موعود کی نسبت پیشگوئی فرمائی کہ:۔

"اذا قام قائم آل محمد حکم بین الناس بحکم داؤد لا یحتاج الی بیّنة یلهمه الله تعالی فیحکم بعلمه ویخبر کل قوم بما استبطنوه ویعرف ولیّه من عدوّه بالتوسّم۔"

(بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۱ از علامہ محمد باقر مجلسی مطبوعہ ۱۳۰۴ھ)

ترجمہ:۔ جب قائم آلِ محمد ظاہر ہوں گے تو وہ لوگوں کے درمیان حضرت داؤد علیہ السلام جیسا فیصلہ کریں گے (یعنی) وہ (اپنے فیصلہ کے لئے) کسی دلیل کے محتاج نہ ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں الہام کرے گا اور وہ اپنے علم کی رُو سے فیصلہ کریں گے۔ آپ ہر قوم پر اُس کے سربستہ راز منکشف کریں گے اور اپنی فراست سے اپنے دوست کو اپنے دشمن سے (الگ کرکے) پہچان لیں گے۔

مقالہ نویسی کا انعامی مقابلہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے امسال اطفال و ناصرات کے سالانہ مقالہ نویسی کے انعامی مقابلہ کا عنوان "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بچوں سے حُسنِ سلوک" مقرر کیا گیا ہے۔ ہدایات حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ مقالہ ڈیڑھ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔
۲۔ حوالہ جات ساتھ لکھے جائیں۔
۳۔ اوّل۔ دوم۔ سوم کو بالترتیب ۵۰/-، ۳۰/-، ۲۰/- روپے کے نقد انعامات دیئے جائیں گے۔
۴۔ مقالہ مرکز میں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ہوگی جو دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو بھجوایا جائے۔

تمام لجنات زیادہ سے زیادہ ناصرات کو اس مقابلہ میں شمولیت اختیار کرنے کی ہدایت فرمائیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

فضل عمر درس القرآن کے طلبہ کے لئے الفرقان نصف قیمت پر

دو دوستوں نے ماہنامہ الفرقان کی توسیع اشاعت کے لئے رقم بھجوائی ہے جس سے ایک سال کے لئے پچاس ایسے طلبہ و طالبات کے نام رسالہ جاری کیا جا سکتا ہے جو اس سال فضل عمر درس القرآن کلاس میں شریک ہو رہے ہیں بشرطیکہ ان میں سے ہر ایک نصف قیمت یعنی پانچ روپے ۱۲ جولائی تک دفتر الفرقان گولبازار ربوہ میں جمع کرا دیں۔ (مینجر الفرقان ربوہ)

تصحیح

الفضل ۲۳ جون کے صفحہ ۶ پر مکرم نثار احمد صاحب آف نیشنل بنک لائل پور ابن مکرم عبدالرشید صاحب غوری مرحوم کی تقریب شادی کی خبر شائع ہوئی ہے۔ اس کے نیچے غلطی سے حافظ محمد اکرم صاحب حفیظ کا نام درج ہو گیا ہے جو صحیح نہیں ہے۔ یہ اطلاع مکرم ناصر رشید خان صاحب ابن مکرم عبدالرشید صاحب غوری مرحوم کی طرف سے سمجھی جائے جو کہ مکرم نثار احمد صاحب کے بھائی ہیں۔

احمدی بہنوں اور عہدیداران لجنات اماء اللہ کو ضروری تحریک

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

میری عزیز بہنو! اور عہدہ داران لجنات اماء اللہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک دو سال سے جلسہ سالانہ کے موقع پر رہائش کے لئے جگہ تنگ ہو جاتی ہے اس لئے تجویز کیا گیا ہے کہ اس سال مستورات کے لئے بیرکیں بنوا دی جائیں جن کے اخراجات کا اندازہ ۲۶۰۰۰ روپے کیا گیا ہے۔ ان کی تعمیر بہت جلد شروع کر دی جائے گی تا جلسہ سالانہ تک قابلِ استعمال ہو جائیں۔ اس خرچ کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ پر ڈالی گئی ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ ہماری پاکستان میں رہنے والی احمدی بہنیں ایک دو ماہ کے اندر اس رقم کو پورا کر دیں گی انشاء اللہ۔

تمام لجنات کی عہدہ داران اپنی اپنی لجنہ میں تحریک کرکے صاحبِ استطاعت خواتین سے چندہ لے کر جلد سے جلد رقم بھجوائیں۔ جہاں لجنات قائم نہیں اور احمدی بہنیں وہاں ہیں وہ اپنا چندہ براہ راست مجھے بھجوا دیں۔ میں تمام لجنات اور احمدی بہنوں سے امید رکھتی ہوں کہ سالانہ اجتماع سے قبل وہ یہ رقم پوری کر دیں گی اور اپنی روایت کو قائم رکھتے ہوئے اس تحریک میں حصہ لیتے ہوئے قربانی کی مثال قائم کرکے دکھائیں گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت میں حصہ لینے کی توفیق عطا کرے۔

خاکسار
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

دعائے مغفرت

۱۔ میرے نانا جان محترم چوہدری غلام غوث خان صاحب بھٹی آف ساہیوال (والد ماجد چوہدری خالد محمود بھٹی صاحب لائل پور) ۲۲ جون ۱۹۷۶ء بروز منگل بوقت ۵ بجے صبح انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم آجکل اپنے بڑے بیٹے مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب بھٹی ڈپٹی ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ محکمہ بجلی 115.D پیپلز کالونی لائلپور کے ہاں مقیم تھے۔ صبح نماز تہجد کے لئے اُٹھے۔ کسی وجہ سے پاؤں پھسل گیا۔ گوڈھے اور آنکھ پہ چوٹیں آئیں۔ کچھ عرصہ ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند سلسلہ کے شیدائی اور ساہیوال کی جماعت کے سرگرم رکن تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بعد تدفین دعائے مغفرت فرمائی۔ قارئین کرام سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ (محمد اسلام بھٹی۔ شادمان کالونی لاہور)

۲۔ خاکسار کی خوشدامن محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب کاہلوں مرحوم چک 30/11-L مورخہ ۱۵ جون ۱۹۷۶ء کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں ۱۶ جون بعد نماز فجر مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

مرحومہ نے اپنے پسماندگان میں تین لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں جن میں سے دو لڑکے جرمنی میں ہیں۔

احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

منور احمد خالد۔ واقفِ زندگی
تحریک جدید۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴